❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت تربیت
وقت 5-7 منٹ

"متاعِ آسمانی"

(اطاعت و فرمانبرداری)

(تقریر نمبر8)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا (النساء:60)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولو الامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

صد رنگ ہیں پھول اس میں چشمے ہیں گھنا سایہ
جنت کے مشابہ ہے گلزار خلافت کا

سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ **اطاعت و فرمانبرداری**

الف کی زیر کے ساتھ 5 حرفی لفظ "اِطاعت" کے لغوی معنی فرمانبرداری اور اصطلاحی معنی روحانی دنیا میں امام کی بشاشتِ قلب کے ساتھ ہر پسند اور ناپسند حکم پر پوری کوشش کے ساتھ فرمانبرداری کرنے کے ہیں اور اس کا سبق تمام مذاہب میں ملتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اطاعت کے مضمون کو تسبیح سے مشابہت دی ہے اور فرمایا ہے کہ تسبیح کے موتیوں (Beads) کو ایک تاگے میں پرو کر دو، سروں (Two Ends) کو ایک لمبے موتی سے ملایا جاتا ہے وہ دراصل امام ہے۔ جس کی ہر موتی اطاعت کرتا ہے اور کچھ موتیوں کے بعد قدرے ایک بڑا موتی ہوتا ہے جس کے ذریعہ امام کے ساتھ موتیوں کا تعلق مضبوط ہوتا ہے وہ قدرے بڑے موتی عہدیدار ہیں اور جس طرح تسبیح کے موتیوں کے لئے ایک امام کی ضرورت ہے اسی طرح مذہبی دنیا میں ہمیں ایک امام کی اطاعت کرنی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"(خلافت) وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 23؍ مئی 2003ء)

اطاعت کا حکم قرآن میں بیان ہوا ہے جو آسمان سے نازل ہوا اِس ناطے اطاعت کو متاع آسمانی کا نام دیا جاسکتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کی اعلیٰ اطاعت و پیروی کر کے ہمارے لئے نمونہ قائم فرمایا اور پھر آپ کے صحابہؓ اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور پیروی کے اعلیٰ مقام کو پا کر امّت کے لئے مشعل راہ بنے۔ شراب کا حکم سنتے ہی شراب کے مٹکے توڑ ڈالے اور شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی۔ رسولؐ کے سامنے دھیمی آواز رکھنے کا حکم نازل ہوا تو حضرت عمرؓ نے آواز دھیمی کر لی اور حضرت ثابتؓ تو گھر ہی بیٹھ گئے مبادا میری آواز اونچی نہ ہو۔ مسجد نبوی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطاب کے دوران جب فرمایا۔ بیٹھ جاؤ تو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ مسجد کی طرف بڑھ رہے تھے کہ کانوں میں حکم پڑتے ہی وہیں بیٹھ گئے اور کسی کے پوچھنے پر کہنے لگے کہ اگر ابھی میری جان نکل جائے تو کیا خدا کے سامنے اس حالت میں پیش ہوں گا کہ میرے کانوں میں آقا و مطاع محمدؐ کی آواز پڑی اور مَیں نے اطاعت نہ کی۔

سامعین! اللہ اللہ! اطاعت کا کیا اعلیٰ نمونہ تھا جو صحابہؓ میں دیکھنے میں ملا۔ آج یہی نظارہ اور اطاعت کا اعلیٰ مقام جماعت احمدیہ میں نظر آتا ہے۔ خلافت خامسہ کے انتخاب پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا بیٹھ جانے کا ارشاد مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی زبانی جب نشر ہوا تو گریسن ہال روڈ پر دوست ایک دوسرے پر گرتے پڑتے زمین پر بیٹھتے MTA کے ذریعہ دیکھے گئے کہ امام کا ارشاد ہے بیٹھ جائیں۔ یہ اس لئے تھا اور ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ جب تک جماعت ہے آئندہ تا قیامت یہ رہے گا کہ افرادِ جماعت کی گھٹی میں یہ بات شامل کر دی گئی ہے کہ امام اور امیر کی اطاعت خداوند کریم کی اطاعت ہے۔

امام کی اطاعت کی مثال اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں شہد کی مکھی سے دی ہے جو ملکہ کی اطاعت میں ایک مقوّی اور صحت مند اور پُر لطف ذائقہ سے بھرپور غذا شہد کی صورت میں مہیا کرتی ہے جو شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ہے۔ اسی طرح امام کی اطاعت میں روحانی غذا فتوحات اور ترقیات کی صورت میں ملتی ہے۔ جس میں متّبعین کے لئے روحانی شفاء ہے۔ بس اِطاعت، اِطاعت اور اطاعت ہمارا پہلا سبق اور طرّہ امتیاز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء آیت 60 میں جہاں اللہ، رسول اور (دینی و دنیاوی) حکمرانوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ کہ اگر تم حکام سے کسی امر میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو یعنی اللہ اور رسول کے فرمودات و ارشادات کی روشنی میں نیک نیتی سے فیصلہ چاہو۔

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ اور اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا کے الفاظ میں امّت کو اطاعت کی تلقین فرمائی۔ بلکہ بخاری کی ایک روایت ہے کہ مسلمان پر اپنے افسروں کی ہر بات سننا اور ماننا فرض ہے خواہ اسے اس کا حکم اچھا لگے یا بُرا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"اطاعت صرف اپنے ذوق کے مطابق احکام پر عمل کرنے کا نام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل کرنے کا نام ہے خواہ وہ کسی کی عادت یا مزاج کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔"

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 15)

جناب ابوالکلام آزاد نے اس مضمون کو یوں بیان کیا ہے۔

"قرآن و سنت کے مطابق اس کے جو کچھ احکام ہوں ان کی بلا چون چرا تعمیل و اطاعت کریں۔ سب کی زبانیں گونگی ہوں صرف اس کی زبان گویا ہو سب کے دماغ بے کار ہو جائیں صرف اس کا دماغ کار فرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ ہو صرف دل ہو جو قبول کرے صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں۔"

"اگر ایسا نہیں تو ایک بھیڑ ہے ایک انبوہ ہے جانوروں کا، ایک جنگل ہے، کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے، مگر نہ تو جماعت ہے، نہ امت، نہ قوم، نہ اجتماع، اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں، کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں۔ قطرے ہیں مگر دریا نہیں۔ کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاسکتی ہیں مگر زنجیر نہیں جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کر سکتی ہے۔"

(مسئلہ خلافت صفحہ 213)

ویسے تو اطاعت کا سبق ہر روز بلکہ ہر لحہ ذہن نشین رہتا ہے مگر ماہ مئی کے مہینہ میں یہ سبق پہلے سے بڑھ کر ہم سب کو اپنی طرف بلاتا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد 27 مئی 1908ء کو پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت کا مبارک نظام جاری ہوا اور ہر سال اس روز ہم دنیا بھر میں جلسے، اجتماعات اور دیگر پروگرامز جماعتی سطح پر بھی اور ذیلی تنظیموں کی سطح پر بھی منعقد کر کے خلافت کے حصار میں رہنے، اسے پہلے سے زیادہ مضبوط کرنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کا عہد و پیمان باندھتے ہیں۔ ہجری شمسی اعتبار سے یہ مہینہ ہجرت کا مہینہ ہے۔ اس ماہ فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ کی روشنی میں ہم سب خلافت کے پاک سایہ تلے خلفاء کے بیان فرمودہ ارشادات و افاضات کو حرزِ جان بناتے ہوئے اپنے خالق کی طرف روحانی، اخلاقی اور دینی سفر کو جاری رکھنے کا عزم کرتے ہیں۔

اس ماہ جو ہمیں بڑے سبق ملتے ہیں ان میں ایک اہم سبق تو خلافت کے ساتھ کامل وفا اور اطاعت کا سبق ہے جس کا کسی حد تک ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ایک اور اہم سبق تنظیم یعنی اپنے آپ کو منظم رکھنے کا ہے۔ جس کا ذکر اوپر بیان شدہ تسبیح کی مثال میں ہو چکا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدّد بار صحابہؓ کو جماعت کے ساتھ رہنے کی تلقین فرمائی اور مختلف انداز میں مثالیں دے دے کر اس مضمون کو سمجھایا ہے۔ جیسے ریوڑ کی مثال دی کہ ریوڑ سے الگ ہونے والی بھیڑ کو بھیڑیا اُچک کر لے جاتا ہے۔ اسی طرح آدمی کا بھیڑیا شیطان ہے جو اُسے بہکالے جائے گا جب وہ جماعت سے الگ ہوا۔ جسم کی مثال دے کر بھی سمجھایا اور ایک دفعہ مضبوط عمارت سے مثال دی کہ

ایک مؤمن دوسرے مؤمن کے لئے مضبوط عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے میں پیوست ہو کر تقویت دیتا ہے۔ آپؐ نے اس مفہوم کو واضح کرنے کے لئے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسا کر دکھایا۔"

(بخاری کتاب الصلاۃ باب تشبیك الاصابع فی المسجد)

سامعین! دنیا میں جاری مادی اور روحانی نظام میں قدر مشترک امر "تنظیم" ہی ہے۔ سورۃ یٰس کی آیت 41 میں دنیا میں جاری نظام کے متعلق بیان ہوا ہے کہ تمام اجرام فلکی چاند، سورج، زمین اپنے اپنے مدار میں تنظیم کے ساتھ گھوم رہے ہیں اور ان میں اگر کوئی ذرّہ بھر بھی اپنے مدار سے دُور ہو تو زمین تہ و بالا ہو جاتی ہے۔ زلزلے آتے ہیں اور سونامی جیسی تباہی دیکھنے کو ملتی ہے۔ اسی طرح روحانی دنیا میں تنظیم کو قائم رکھنے کے متعلق واضح احکام قرآن کریم میں موجود ہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جو تشریحات و توضیحات فرمائی ہیں۔ ہم ان کو جماعت، نظام جماعت، خلافت اور اطاعت عہدیداران کا نام دے سکتے ہیں۔ ان سب کی آپس میں کڑیاں ملتی ہیں اور ان کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

تمام کرّہ ارض پر صرف ایک فرقہ ایسا ہے جو جماعت کہلانے کا مستحق ہے وہ جماعت احمدیہ ہے۔ جس کا ایک واجب الاطاعت امام موجود ہے۔ اس کے مبارک منہ سے نکلے الفاظ پر دُنیا بھر میں پھیلے احمدی احباب و خواتین لبیک یا سیّدی کہتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ حقیقی تنظیم، اتحاد و یگانگت اور جماعت کا نقشہ صرف جماعت احمدیہ میں ملتا ہے۔ جس میں ساری دنیا میں موجود احمدی احباب و خواتین ایک مبارک وجود کی آواز پر کھڑے ہوتے ہیں اور اسی کی آواز پر بیٹھتے ہیں۔ تنظیم چند سو یا چند لاکھ افراد کے اجتماع یا اژدہام کا نام نہیں بلکہ فکر و عمل اور سوچ و خیال و عقائد میں اشتراک اور موافقت کا نام تنظیم ہے اور یہ نعمت صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ جس میں الٰہی نظام موجود ہیں۔ جیسے قضاء کا نظام ہے۔ بیتُ المال موجود ہے۔ غرباء، بیوگان، مستحق، یتامیٰ کی دیکھ بھال۔ مریضوں کی امداد اور طلبہ میں وظائف کا مستقل مضبوط نظام موجود ہے اور مَاأَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کے مصداق مخلص دوست تمام دنیا میں پھیلے مالی، قولی، حالی اور جانی خدمات کر رہے ہیں۔ جبکہ اس کے مقابل پر غیروں میں محض حسرت، افسوس، ناامیدی کا اظہار اور خلافت کی ضرورت پر زور ہے۔

نہ کیوں جان و دل سے ہوں اِس پر فدا
اِسی کے ہے دم سے ہماری بقا
خلافت کا حامی ہے پروردگار
خلافت سے اپنی ہے سب آبرو

سامعین! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خلافت کے نظام کو شہد کی مکھی سے تشبیہ دی ہے کہ جس طرح شہد کی مکھیاں یکجا ہو کر ایک ملکہ کی اطاعت کرتی ہیں اور پھر کھانے کے لئے لذّت سے بھرپور شہد تیار ہوتا ہے۔ جو شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ہے۔ اِسی طرح روحانی نظام میں مؤمن ایک نظام میں رہتے ہوئے ایک خلیفہ کی اطاعت کرتے ہیں تو ترقیات، فتوحات کی صورت میں ایک غذا مؤمنین کو مہیا ہوتی ہے جو ان کے لئے تقویت کا باعث بنتی ہے۔ ہم بچپن میں ایک کہانی پڑھا کرتے تھے کہ ایک بوڑھے والد نے اپنے بچوں کے سامنے لکڑی کا گٹھا رکھ کر کہا کہ اسے ہر کوئی الگ الگ سے توڑے مگر وہ تمام بھائی مل کر بھی اسے توڑ نہ سکے پھر اُسی بوڑھے نے لکڑیوں کو الگ الگ کر کے بچوں کو توڑنے کو کہا تو ان میں سے ہر ایک نے باری باری ان لکڑیوں کو توڑ ڈالا۔ پھر والد نے بچوں کو یہ نصیحت کی کہ اگر اکٹھے رہو گے تو تمہیں کوئی شخص توڑ نہ سکے گا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ لیکن اگر بکھر گئے تو پھر ہر شخص تمہیں نقصان پہنچا سکے گا۔ یہی کیفیت روحانی جماعتوں کی ہوا کرتی ہے۔ ایک مؤمن کی ذاتی اور اجتماعی تقویت خلافت سے ہی وابستہ ہے۔ ایک شاعر نے اس مضمون کو یوں بیان کیا ہے۔

فردِ قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

پس آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر فردِ جماعت اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور روحانی خاندان میں ایسا ضم ہو کہ اس کی وجہ سے جماعتی خاندان کو تقویت ملے اور جماعت کی وجہ سے اس فرد کو طاقت ملے۔ اس تقویت اور اتحاد کے اظہار کی جگہ مساجد بھی ہیں اور گزشتہ کچھ عرصہ سے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مساجد کو آباد کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلا رہے ہیں۔

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"تقویٰ کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہر فردِ جماعت اپنے عہدیدار کے ساتھ مکمل تعاون اور اطاعت کا جذبہ رکھنے والا ہو اور ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدے دار کا احترام، تعاون اور اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے والا ہو۔ ذیلی تنظیمیں اپنے دائرے میں بے شک آزاد ہیں اور خلیفۂ وقت کے ماتحت ہیں۔ لیکن جماعتی نظام کے تحت ذیلی تنظیموں کو ہر عہدیدار بھی فردِ جماعت کی حیثیت سے جماعتی نظام کا پابند ہے اور اس کے لئے اطاعت لازمی ہے.....اطاعت میں فرق نہیں آنا چاہئے۔"

(خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 187)

پھر حضور فرماتے ہیں کہ

"نظام جماعت کی اطاعت کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ پس نظام جماعت کو معمولی نہ سمجھیں۔ خدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں اطاعت کے مضمون سے گزر کر جاتی ہیں۔ اس لئے نظامِ جماعت کی اطاعت کو اپنا شعار بنائیں۔ ہر صورت میں آپ نے اطاعت کرنی ہے اور نظام جماعت کا احترام کرنا ہے۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جاوے تو دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اتنی ضرورت نہیں جتنی کہ اطاعت کی، اطاعت سے عظیم انقلاب برپا ہو سکتے ہیں۔"

(پیغام جلسہ سالانہ جرمنی 2006ء از ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی 2006ء)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دار و مدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 23 تا 30 مئی 2003ء صفحہ 1)

سامعین! آخر پر مثالی اطاعت کی ایک مثال دے کر مَیں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے تو باہر سے آنے والے کچھ لوگ مسجد میں پہنچ رہے تھے۔ کچھ لوگ مسجد نبوی میں پیچھے کھڑے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جائیں۔ چنانچہ باہر سے آتے ہوئے ایک شخص کے کان میں یہ آواز پڑی تو وہ بیٹھ گیا اور پرندوں کی طرح پُھدک پُھدک کر مسجد کی طرف چلنے لگا۔ ایک اور آدمی پاس سے گزر رہا تھا اس نے جب یہ حیرت انگیز منظر دیکھا اس کو ہنسی بھی آئی ہوگی، اس نے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ یہ کیا حرکتیں کر رہے ہو۔ اس نے جواب دیا میرے کان میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پڑی ہے کہ بیٹھ جاؤ تو میں بیٹھ گیا ہوں۔ اس نے کہا آپؐ نے تو مسجد والوں کو فرمایا ہوگا یہ تو نہیں فرمایا کہ جو راستوں میں چل رہے ہیں وہ بھی بیٹھ جائیں۔ اس نے جواب دیا میں نے یہ نہیں سنا کہ کس کو کہا تھا۔ میرے کان نے تو "بیٹھ جاؤ" کی آواز سنی ہے اور میں بیٹھ گیا ہوں۔ (ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الامام یکلم الرجل فی خطبۃ)"

(خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 4)

ہم شاخیں درخت وجود کی ہیں، سر پر ہے خلافت کا سایہ
افسوس ہے اُن کی حالت پر جو تپتی دھوپ میں جلتے ہیں
ہم بندھ گئے ایسے رشتے میں جو سب رشتوں سے پیارا ہے
دنیا میں جہاں بھی احمدی ہیں سب اپنے اپنے لگتے ہیں

(اِس سے قبل یہ تقریر کچھ تبدیلی کے ساتھ "وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو" کے عنوان سے آن ایئر ہو چکی ہے)